خطبہ جمعہ

بعنوان

شھوات کے فتنے اور اُن کا علاج (4)

سلسلة منبر الحكمة

238

بتاریخ: 19 فروری 2021

بمطابق: ٠٦ رجب المرجب ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①......شہرت کا فتنہ

②......آزادی کا فتنہ

③......تصویر سازی کا فتنہ

④......اختلاف وانتشار کا فتنہ

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وكفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أن لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

﴿لَا تَـحْسَبَـنَّ الَّـذِیْـنَ یَـفْـرَحُـوْنَ بِـمَآ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ [اٰل عمران:188]

﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾

[النور:63]

﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ [الانبیاء:35]

تمہید

ناکردہ کاموں پر تعریف کی خواہش، جھوٹی تعریف سننے کو پسند کرنا اور بلا وجہ کریڈٹ لینے کے لیے بڑے آدمی کے سامنے اپنے کام یا ذات کو نمایاں بنا کر پیش کرنا، خودنمائی کا فتنہ ہے، جو انتہائی قابل مذمت ہے۔

جیسے بھوکے آدمی کو کھانے کی شدید حرص ہوتی ہے اسی طرح صاحب جاہ وحشمت کو شہرت اور خوشامد کی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان طبعًا اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے، اور یہ انسان کی کمزوری ہے۔

☆......اگر کسی کی تعریف کرنی ہو تو درست اور مناسب الفاظ کے ساتھ کرنی چاہیے۔ مبالغہ آمیزی اور زمین وآسمان کے قلابے ملانے سے گریز کیا جائے۔ بلکہ ایسا محتاط انداز اختیار کیا جائے جو جھوٹی تعریف اور بدنیتی سے پاک ہو۔

☆......سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ كَـانَ مِـنْـكُـمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِیْبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ یَعْلَمُ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: یہ میرا گمان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور میں اس کے دل کا حال نہیں جانتا، حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے۔''

صحيح البخاري:6162

شہرت کا فتنہ

دورِ حاضر کے فتنوں میں سے ایک مہلک فتنہ طلب شہرت، نمود ونمائش اور ناموری کی خواہش ہے، جو اخلاص اور حسنِ نیت اور قبولیت عمل کے منافی ہے۔ قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے اقوال میں اس فتنہ سے دار خبر کیا گیا اور اس کے تباہ کن اثرات سے ڈرایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [آل عمران:188]

''ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کرو جوان (کاموں) پر خوش ہوتے ہیں جو انھوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انھوں نے نہیں کیے، پس تو انھیں عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہرگز خیال نہ کر اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

☆...... یہ آیت دراصل یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مگر یہ حکم اہل کتاب اور مسلمانوں کے لیے عام ہے، جو بھی خوشامد پسند ہوگا یا اس قسم کا ذہن رکھے گا کہ اس کے ناکردہ کارناموں پر اس کی تعریف کی جائے۔ اس کے لیے اس آیت کریمہ میں سخت وعید ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کوئی بات دریافت کی تو انھوں نے اس کا غلط جواب دیا، پھر وہ خوش ہوئے کہ ہم نے آپ کو مطمئن کر دیا، اب انھیں ہماری تعریف کرنی چاہیے۔

صحيح البخاري:4568

☆......سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ))

''دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے، اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا آدمی کے مال وجاہ کی حرص اس کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذي:2376

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(لَا یـجْتـمعُ الْإِخْلَاصُ فِی الْقَلْبِ وَمَحبَّۃِ الْمَدْحِ وَالثناءِ وَالطَّمْعِ فِیْمَا عِنْدالنَّاسِ إِلَّا کَمَا یجْتَمِعُ الْمَاءُ وَالنَّارُ)

''ایک دل میں اخلاص اور خوشامد و لالچ وحرص ایسے ہی اکٹھے نہیں ہو سکتے جس طرح آگ اور پانی۔''

الفوائد لابن القیم:149/1

......خوشامد کرنے والوں کی مذمت:

جیسے بھوکے آدمی کو کھانے کی شدید حرص ہوتی ہے اسی طرح صاحب جاہ وحشمت کو شہرت اور خوشامد کی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان طبعًا اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے، اور یہ انسان کی کمزوری ہے۔

☆......سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَیْتُمُ الْمَدَّاحِینَ ، فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوھِھِمُ التُّرَابَ))

''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔''

صحیح مسلم:3002

☆......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کسی آدمی کی بڑے مبالغے سے تعریف کر رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا:

((لَقَدْ أَھْلَکْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ))

''تم لوگوں نے اس کو ہلاک کر ڈالا، یا اس کی کمر توڑ دی ہے۔''

صحیح مسلم:3001

☆......سیدنا ابومعمر سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مبالغہ آمیز تعریف کرنے لگا، تو سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اُس شخص پر مٹی ڈالنے لگے، اور کہا:

((أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ نَحْثِیَ فِی وُجُوهِ الْمَدَّاحِینَ التُّرَابَ))

''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مدح سراؤں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔''

صحیح مسلم:3002

......خوشامد پسندی کی مذمت:

عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی بندہ دینی یا علمی خدمت سرانجام دیدے تو اُس کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ میری تعریف کی جائے۔ درحقیقت اخلاص کی کمی اور خودنمائی وریاکاری کی خواہش سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یہ شرکِ خفی ہے، اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ کے ہاں اعمال کو اخلاص سے ہی حیثیت ملتی ہے اور یہی قبولیت کا معیار ہے۔

ناکردہ کاموں پر تعریف اور خودستائی کی طمع وخواہش رکھنا منافق کی علامت ہے، جس کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [آل عمران:188]

''اور وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انھوں نے نہیں کیے، پس تو انھیں عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہرگز خیال نہ کر اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

☆......اگر کسی کی تعریف کرنی ہو تو درست اور مناسب الفاظ کے ساتھ کرنی چاہیے۔ مبالغہ آمیزی اور زمین وآسمان کے قلابے ملانے سے گریز کیا جائے۔ بلکہ ایسا محتاط انداز اختیار کیا جائے جو جھوٹی تعریف اور بدنیتی سے پاک ہو۔

☆......سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلاَنًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ))

''جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: یہ میرا گمان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور میں اس کے دل کا حال نہیں جانتا، حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ ایسے ہے۔''

صحيح البخاری:6162

☆......سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ))

''ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو، کیونکہ یہ تو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجہ:3743

......خودنمائی کا فتنہ:

آج میڈیا کے دور میں ہر بندہ مشہور ہونا چاہتا ہے، تقریر، تحریر اور تصویر کے ذریعے شہرت کے خواب دیکھتا ہے، کتنے لوگ اس فتنے میں مبتلا ہیں کہ کچھ لکھنا اور بولنا تو انھیں آ گیا لیکن علم وحکمت سے یتیم ہونے کی وجہ سے فتنہ ثابت ہوئے۔ حالانکہ علم کے ساتھ حکمت اور مسئلہ کی نوعیت کا تجربہ ہونا بھی ضروری ہے۔

کچھ لوگ علم پڑھنے اور شد و بد حاصل کر کے اپنے ہی زعم میں خود کو عالم تصور کرتے اور کبار اہل علم سے بحث یا اُن کی ذات کو حرف تنقید بناتے ہیں۔ شرعی مسائل کی حکمتوں سے عاری ہو کر محض چند متفردات کو لے کر اپنی ساری جد وجہد کا میدان بنا لیتے ہیں، یہ خودنمائی اور علم کی بنیاد پر تکبر کا فتنہ بھی عام ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ ، وَغَمْطُ النَّاسِ))

''تکبر یہ ہے کہ حق کو جھٹلایا جائے اور لوگوں کو کم تر سمجھا جائے۔''

صحیح مسلم:91

......اپنی رائے پر جمود کا فتنہ:

اپنی رائے کو صحیح اور قطعی ویقینی سمجھنا، جب کہ دوسروں کی بات کو لائق التفات بھی نہ سمجھنا، یہ یقین کرنا کہ میرا موقف سوفی صد درست اور دوسرے کی رائے سوفی صد غلط اور باطل ہے، اپنے علم کو حرف آخر سمجھنے کا یہ فتنہ بھی بہت عام ہے۔ مذہبی اور سیاسی لوگ اس فتنہ کا شکار ہیں، ایک دوسرے کی بات سننا گوارا نہیں کرتے۔ جب کہ ممکن ہے کہ مخالف کی رائے صحیح ہو یا حقیقی اختلاف کی بجائے صرف تعبیر کا فرق ہو۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو:

((شُحٌّ مُطَاعٌ ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ))

''شدید بخیلی، خواہشات کی پیروی اور بندے کا عجب پسندی میں مبتلا ہونا۔''

[حسن] المعجم الاوسط للطبرانی 47/6، ح: 5754۔ السلسلة الصحيحة :1802

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَمْ تَكُوْنُوْا تُذْنِبُوْنَ خَشِيتُ عَلَيْكُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ: الْعُجْبَ))

''اگر تم گناہ کرنے سے بچ بھی جاؤ تو مجھے تم پر اس سے بڑے گناہ میں واقع ہونے کا اندیشہ ہے، وہ ہے تکبر اور خودنمائی۔''

[حسنٌ] السلسلة الصحيحة :658

......یہ شہرت اور خودنمائی نہیں:

اگر کوئی بندہ کسی کام یا فن میں صلاحیت رکھتا ہو، جس سے وہ عوام الناس کو فائدہ پہنچانا چاہے اور مصلحت عامہ کا تقاضہ بھی ہو تو یہ عمل شہرت اور خودنمائی میں نہیں آتا، بلکہ یہ قابلِ تحسین عمل ہے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کو کہا تھا:

﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ﴾ [یوسف:55]

''اس نے کہا: مجھے اس زمین کے خزانوں پر مقرر کر دے، بیشک میں پوری طرح حفاظت کرنے والا، خوب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاننے والا ہوں۔‘‘

☆......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان کے اوصاف میں سے یہ دعا ذکر فرمائی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

’’اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا امام بنا۔‘‘

☆......اگر اہلیت اور امانت داری کے ساتھ کام کرنے کی خوبی موجود ہو پھر دعا کرنا اور مناسب عہدے کو طلب کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

......سربراہ کو عدل سے کام لینا چاہیے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلاً لَا يَفُكُّه إِلَّا الْعَدْلُ أَوْ يُوْبِقُهُ الْجَوْرُ))

’’کوئی بھی شخص جو دس آدمیوں کا امیر ہو اسے قیامت کے دن طوق پہنا کر لایا جائے گا، عدل کے سوا کوئی چیز اسے نہیں چھڑائے گی، یا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔‘‘

مسند أحمد 2/431 ح:9586۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة 6/237 ح: 2621

آزادی کا فتنہ

عصرِ حاضر میں جب آزادی کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد حقوق کی آزادی ہے۔ یعنی انسان کو اپنے حقوق کے حصول اور دفاع میں مکمل آزاد تصور کیا جاتا ہے۔

مغرب اسی تصورِ آزادی کا نعرہ لگا کر من مانی اور دین سے فرار کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مغرب کا مطلق آزادی یا مادر و پدر آزادی کا تصور دراصل ایک آوارہ اور بے لگام معاشرے کو جنم دیتا ہے، جس کا نتیجہ میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگانے کی صورت میں نکلتا ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ ہر انسان اپنی مرضی سے اپنی زندگی میں جو چاہے کرے، اُس پر کوئی قید و بند اور کسی قسم کی قدغن عائد نہیں۔ حالانکہ اس تصورِ آزادی کی سزا خود مغرب اور اُن کے حواری بھگت رہے ہیں۔

......اسلام کا تصورِ آزادی:

حریت یا آزادی کا مغربی تصور اسلام کے بندگی اور عبودیت کے نظریہ حیات کے بالکل منافی ہے۔ اسلام میں کوئی انسان کسی کا غلام نہیں، سب پیدائشی طور پر آزاد ہیں۔ ہر انسان کو اختیار اور ارادے کی آزادی حاصل ہے، اگر آزادی کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہی مفہوم مراد لیا جائے جو مغرب نے دیا ہے تو پھر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا، حلال وحرام اور جائز و ناجائز کی تمیز بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

اسلام نے انسان کو حلال وحرام اور محرم وغیر محرم رشتوں کا فرق سمجھایا ہے۔ احکامات اور حدودِ الٰہیہ کو واضح کیا ہے، انسان کو حقیقی کامیابی اور اخروی نجات کے لیے نیکی وبدی کا فرق بتلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ٭ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ٭وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾

[الشمس:8، 9، 10]

''پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔''

☆...... اسلام نے ہر انسان کو بالعموم اور مسلمان کو بالخصوص امتیازی حقوق دیے ہیں، جن کا لحاظ رکھنا اور ان حقوق کو ادا کرنا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً: دوسروں کی عزت وآبرو، مال وجان اور سماجی مقام کا خیال رکھنا۔ اسی طرح قومی سلامتی، امن وامان کے لیے خطرہ بننے اور بے جا مداخلت کی ہرگز کسی کو اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو آدم علیہ السلام کی اولاد اور مساوات کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ [الحجرات:13]

''اے لوگو! بیشک ہم نے تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنادیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بیشک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

......مغرب کا تصورِ آزادی:

مغرب نے درحقیقت انسان کو آزادی اظہار کے نام پر فریب دیا ہے، جس کا مطلب مذہب اور خدا سے آزادی ہے۔ جسے دنیا کے لوگ غلامی سے چھٹکارا اور اپنے حقوق حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، حقیقت میں وہ احکامِ الٰہی اور حدود اللہ سے فرار اور مذہب کے حلال وحرام سے مطلق آزادی حاصل کا دلفریب نعرہ ہے۔ کیونکہ مغربی مفکرین مذہبی بالادستی کے خلاف ہیں، جس پر اُن کے تحریریں شاہد ہیں۔

خالقِ کائنات نے انسان کو ایک مقصد کے تحت تخلیق کیا ہے تو پھر اسے آزاد کیسے چھوڑا جاسکتا ہے۔ جب کہ انسان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی بھی معاملہ میں غور وفکر اور امور کی انجام دہی میں پوری طرح آزاد ہے۔ اگر وہ اس آزادی کا غلط استعمال کرتا ہے تو خالق حقیقی نے سزا مقرر کر رکھی ہے۔ اور اگر انسان اپنے خالق کی رضا مندی اور شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل پیرا ہوتا ہے، تو اس کی جزا بھی مقرر کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ [المؤمنون:115]

”تو کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے اور یہ کہ بیشک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟“

تصویر کا فتنہ

شیطان ازل سے ابد تک انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ شاطر بھی اور بڑا عیار بھی ہے، جو انسان کو مختلف حیلے وبہانوں سے گناہ پر اکساتا ہے۔ قومِ نوح کے نیک لوگ کا تخیل اور یاد کو ذہن میں بٹھا کر مجسمہ سازی کا آغاز بھی اسی قبیل سے ہوا، پھر رفتہ رفتہ قبر پرستی اور مجاوری کے ذریعے شرک کا فتنہ عام ہوا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ کو بھی شیطان نے مزین بنا کر پیش کیا اور اسے بھی انسانوں نے قبول کر لیا۔ جس کی سزا آج ہم بھگت رہے۔

......تصویر کشی پر وعید:

قرآن وحدیث میں تصویر کشی کی حرمت بالکل واضح ہے، کتب احادیث میں کتاب اللباس میں تفصیلی احکام موجود ہیں، جس سے تصویر کی قباحتوں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل سطور میں نقل کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات دو قسم کی ہے۔

1......جاندار مخلوقات؛ جن میں انسان، جن، فرشتے اور حیوانات شامل ہیں۔

2......بے جان مخلوقات؛ جن میں جانداروں کے علاوہ دنیا کی باقی تمام اشیاء داخل ہیں۔

یاد رہے! اسلام نے صرف جانداروں کی تصویر بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ بے جان چیزوں کے نقشے اور تصویریں بنانا ممنوع نہیں۔ جن سے انسان بے شمار استعمال ہونے والی چیزیں بناتا چلا آیا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ))

”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔“

[صحیح] سنن ابن ماجه:3650

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

’’بلاشبہ اِن تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے اور انھیں کہا جائے گا: جو تم نے پیدا کیا ہے اِس کو زندہ کرو۔‘‘

صحیح البخاری:7557

☆......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے وقت جب آپ بطحاء میں تھے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا:

((أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ ، فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا ، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا))

’’وہ کعبہ میں جائیں اور جتنی تصویریں ہوں سب کو مٹا ڈالیں، آپ اس وقت تک کعبہ کے اندر تشریف نہیں لے گئے جب تک سبھی تصویریں مٹا نہ دی گئیں۔‘‘

[صحیح] سنن ابو داود:4156

......عصر حاضر میں تصویر کشی کی جائز صورتیں:

دعوت اور تبلیغِ دین، حج وعمرہ اور سرکاری کاغذات، اسناد، مستقل ریکارڈ کے لیے یا سیکورٹی کے پیش نظر، تصویر کا جواز ہے اور اسی طرح تعلیم کی خاطر بھی تصویر یا فوٹو گرافی کی علماء نے اجازت دی ہے، جس طرح کہ آن لائن تعلیم وتدریس کا طریقہ متعارف ہوگیا ہے اور اس میں بہت ساری چیزیں ویڈیو کی شکل میں دکھانا ضروری ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں صحیح البخاری کی ایک جامع حدیث ملاحظہ فرمائیں:

☆......سیدنا سعید بن ابو الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، اور اُس نے کہا: اے ابو عباس!

((إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي ، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ))

’’میں ان لوگوں میں سے ہوں، جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں۔‘‘

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً ، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اِسے عذاب دیتا رہے گا، تا آنکہ وہ اس میں روح پھونکے،اور وہ کبھی اُس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔‘‘

یہ سن کر اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((وَيْحَكَ ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ))

’’افسوس! اگر تم تصویر بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے بنا سکتے ہو۔‘‘

صحيح البخاری:2225

اختلاف وانتشار کا فتنہ

فساد وانتشار اور جنگ وجدال کا بازار گرم تھا کہ تئیس سال کے قلیل عرصہ میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا پرامن معاشرہ قائم کیا، جس کے اثرات سے چار دانگ عالم فیض یاب ہوا۔

پیغمبرِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت دنیا ہر طرح کی عصبیت، ظلم اور قتل وغارت گری سے پاک ہوگئی۔ انسانیت کو تزکیہ نفس، اصلاح احوال اور اخلاق عالیہ سے متصف فرما کر اوج ثریا پر فائز کر دیا۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت بالغہ ہی تھی کہ سرزمین عرب ہی نہیں بلکہ ہر قوم ونسل کے لوگوں کو اخوت ومحبت میں پرو دیا۔ داخلی اور خارجی، تمام قسم کے انتشار کا خاتمہ فرما کر ہمیشہ کے لیے امن وسکون کو نافذ فرما دیا۔

آج بھی اُسی کی اتباع سے امن وامان، معیشت ومعاشرت اور اخوت کے رشتے کو مستحکم کیا جاسکتا ہے، معاشرے سے بدامنی اور اختلاف کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق، فتنہ انگیزی، افراتفری اور قتل وغارت گری کا نام انتشار وفتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے درج ذیل فساد فی الارض کی چند صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

1......داخلی فساد وانتشار

2......خارجی فساد وانتشار

......داخلی انتشار کے فتنے کی صورتیں:

داخلی اختلافات اور بدامنی کی مزید چند صورتیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

1......فرقہ واریت اور عصبیت کا فساد واختلاف

2......عائلی، لسانی اور علاقائی اختلاف وانتشار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

3......خارجی نظریات وتصورات کا انتشار

4......حدود اللہ یا احکامِ الٰہیہ سے انحراف اور دین سے بیزاری کا فتنہ

5......اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت اور خروج کا فساد وانتشار

اس فتنہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد رکھیں:

﴿وَمَا تَفَرَّقُوْا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَائَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُم﴾ [الشوریٰ:14]

''اور ان لوگوں نے ان کے پاس صحیح دین کا علم آ جانے کے بعد، محض آپس کے بغض وعناد کی وجہ سے اختلاف کیا۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کتاب اللہ کو تھامنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے اور آپس کے اختلافات اور فساد فی الارض سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:103]

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔''

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے بہت سارے فتنوں کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ فتنہ احلاس کا بھی ذکر فرمایا، تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ ، دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَىْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِى يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّى ، وَلَيْسَ مِنِّى ، وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِىْ الْمُتَّقُوْنَ))

''وہ ایسی نفرت وعداوت اور قتل وغارت گری ہے کہ انسان ایک دوسرے سے بھاگے گا، اور باہم برسر پیکار ہوگا، پھر اس کے بعد فتنہ سراء ہے جس کا فساد میرے اہل بیت کے ایک شخص کے پاؤں کے نیچے سے رونما ہوگا، وہ گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا، میرے اولیاء تو پرہیزگار لوگ ہیں۔''

☆......پھر اس کے بعد مزید اختلاف اور باہمی خانہ جنگی کے متعلق ارشاد فرمایا:

((ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً))

''پھر دھیماء (اندھیرے) کا فتنہ ہوگا جو اس امت کے ہر فرد کو پہنچ کر رہے گا۔''

[صحیح] سنن ابو داود:4242

☆......فتنوں کی وجہ سے جب اتحاد اور اخوت کا جنازہ نکل جائے تو ہر فرقہ اور مسلک والا خود کو حق پر اور دوسرے کو باطل پر تصور کرتا ہے، یہی سوچ اختلاف، انتشار اور بغض وحسد کو ہوا دیتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس طرزِعمل سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ [الروم:32]

''ان لوگوں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی گروہ ہو گئے، ہر گروہ اسی پر جو ان کے پاس ہے، خوش ہیں۔''

......خارجی انتشار و فساد کی صورتیں:

کسی مسلم معاشرہ یا قوم کو بیرونی فساد اور مسائل کا اندیشہ لاحق ہو، اِسے خارجی انتشار کہا جاتا ہے۔ جس کی درج ذیل چند اہم صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

1...... مستشرقین کا فساد و انتشار

2......استعماری اور سامراجی طاقتوں کا فتنہ و فساد

3......عالمگیر فسادات اور انتشار

☆......فرعون اور اس کی قوم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے خلاف استعماری طاقت کا استعمال کیا تھا۔ جس سے اُس نے حق کو دبانے کی سرتوڑ کوشش کی اور اہل حق کا قتل عام کیا۔ جس کے بارے قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَ هُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ [القصص:04]

''بیشک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے رہنے والوں کو کئی گروہ بنا دیا، جن میں سے ایک گروہ کو وہ نہایت کمزور کر رہا تھا، ان کے بیٹوں کو بری طرح ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بلاشبہ وہ فساد کرنے والوں سے تھا۔''

......اختلافات اور انتشار کے فتنے کا علاج:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فتنوں سے بچنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے تین بڑے احکام دیے ہیں، اگر امت مسلمہ ان احکام پر عمل پیرا ہو جائے تو وہ ضرور راہ نجات پر گامزن ہو گی۔

1......غیر مشروط طریقے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا

2......آپس کے نزاعات اور اختلافی مسائل کو ہوا نہ دینا اور ہر ممکن حد تک اتفاق کے لیے کوشش کرنا

3......شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر و ہمت سے کام لینا اور جلدی بازی کو ترک کرنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الانفال:46]

''اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری ہوا چلی جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

خلاصہ جمعہ

بعنوان

شھوات کے فتنے اور اُن کا علاج (4)

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [اٰل عمران:188]

☆......سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ))

صحيح البخاري:6162

شہرت کا فتنہ

قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے اقوال میں اس فتنہ سے دار خبر کیا گیا اور اس کے تباہ کن اثرات سے ڈرایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [اٰل عمران:188]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کوئی بات دریافت کی تو انھوں نے اس کا غلط جواب دیا، پھر وہ خوش ہوئے کہ ہم نے آپ کو مطمئن کردیا، اب انھیں ہماری تعریف کرنی چاہیے۔

صحیح البخاری:4568

☆......سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِی غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ))

[صحیح] سنن الترمذی:2376

☆......امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(لَا يَجْتَمِعُ الْإِخْلَاصُ فِی الْقَلْبِ وَمَحَبَّةُ الْمَدْحِ وَالثناءِ وَالطَّمْعِ فِيمَا عِنْدَالنَّاسِ إِلَّا كَمَا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ وَالنَّارُ)

الفوائد لابن القیم:149/1

......خوشامد کرنے والوں کی مذمت:

جیسے بھوکے آدمی کو کھانے کی شدید حرص ہوتی ہے اسی طرح صاحب جاہ وحشمت کو شہرت اور خوشامد کی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان طبعاً اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے، اور یہ انسان کی کمزوری ہے۔

☆......سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ ، فَاحْثُوا فِیْ وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ))

صحیح مسلم:3002

☆......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کسی آدمی کی بڑے مبالغے سے تعریف کررہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا:

((لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))

صحیح مسلم:3001

☆......سیدنا ابومعمر سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مبالغہ آمیز تعریف کرنے لگا، تو سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اُس شخص پر مٹی ڈالنے لگے، اور کہا:

((أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ نَحْثِيَ فِی وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ))

صحیح مسلم:3002

......خوشامد پسندی کی مذمت:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ناکردہ کاموں پر تعریف اور خودستائی کی طمع وخواہش رکھنا منافق کی علامت ہے، جس کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [آل عمران:188]

☆......اگر کسی کی تعریف کرنی ہو تو درست اور مناسب الفاظ کے ساتھ کرنی چاہیے۔ مبالغہ آمیزی اور زمین وآسمان کے قلابے ملانے سے گریز کیا جائے۔ بلکہ ایسا محتاط انداز اختیار کیا جائے جو جھوٹی تعریف اور بدنیتی سے پاک ہو۔

☆......سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلاَنًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ))

صحيح البخاري:6162

☆......سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ))

[حسن] سنن ابن ماجه:3743

......خودنمائی کا فتنہ:

کچھ لوگ علم پڑھنے اور شدوبد حاصل کر کے اپنے ہی زعم میں خود کو عالم تصور کرتے اور کبار اہل علم سے بحث یا اُن کی ذات کو حرف تنقید بناتے ہیں۔ شرعی مسائل کی حکمتوں سے عاری ہو کر محض چند متفردات کو لے کر اپنی ساری جدوجہد کا میدان بنا لیتے ہیں، یہ خودنمائی اور علم کی بنیاد پر تکبر کا فتنہ بھی عام ہے۔

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ))

صحيح مسلم:91

......اپنی رائے پر جمود کا فتنہ:

مذہبی اور سیاسی لوگ اس فتنہ کا شکار ہیں، ایک دوسرے کی بات سننا گوارا نہیں کرتے۔ جب کہ ممکن ہے کہ مخالف کی رائے صحیح ہو یا حقیقی اختلاف کی بجائے صرف تعبیر کا فرق ہو۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو:

((شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[حسن] المعجم الاوسط للطبرانی 47/6، ح: 5754۔ السلسلة الصحيحة :1802

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَمْ تَكُونُوا تُذْنِبُونَ خَشِيتُ عَلَيْكُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ: الْعُجْبَ))

[حسنٌ] السلسلة الصحيحة :658

......یہ شہرت اور خودنمائی نہیں:

اگر کوئی بندہ کسی کام یا فن میں صلاحیت رکھتا ہو، جس سے وہ عوام الناس کو فائدہ پہنچانا چاہے اور مصلحت عامہ کا تقاضہ بھی ہو تو یہ عمل شہرت اور خودنمائی میں نہیں آتا، بلکہ یہ قابلِ تحسین عملہے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کو کہا تھا:

﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ﴾ [یوسف:55]

☆......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان کے اوصاف میں سے یہ دعا ذکر فرمائی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

☆......اگر اہلیت اور امانت داری کے ساتھ کام کرنے کی خوبی موجود ہو پھر دعا کرنا اور مناسب عہدے کو طلب کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

......سربراہ کو عدل سے کام لینا چاہیے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولاً لَا يَفُكُّهُ إِلَّا الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقُهُ الْجَوْرُ))

مسند أحمد 2/431 ح:9586۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة 6/237 ح: 2621

آزادی کا فتنہ

مغرب اسی تصورِ آزادی کا نعرہ لگا کر من مانی اور دین سے فرار کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مغرب کا مطلق آزادی یا مادر و پدر آزادی کا تصور دراصل ایک آوارہ اور بے لگام معاشرے کو جنم دیتا ہے، جس کا نتیجہ میرا جسم میری مرضی کا نعرہ لگانے کی صورت میں نکلتا ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ ہر انسان اپنی مرضی سے اپنی زندگی میں جو چاہے کرے، اُس پر کوئی قید و بند اور کسی قسم کی قدغن عائد نہیں۔ حالانکہ اس تصورِ آزادی کی سزا خود مغرب اور اُن کے حواری بھگت رہے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......اسلام کا تصورِ آزادی:

حریت یا آزادی کا مغربی تصور اسلام کے بندگی اور عبودیت کے نظریہ حیات کے بالکل منافی ہے۔ اسلام میں کوئی انسان کسی کا غلام نہیں، سب پیدائشی طور پر آزاد ہیں۔ ہر انسان کو اختیار اور ارادے کی آزادی حاصل ہے، اگر آزادی کا وہی مفہوم مراد لیا جائے جو مغرب نے دیا ہے تو پھر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا، حلال وحرام اور جائز و ناجائز کی تمیز بھی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

﴿فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ❊ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ❊وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾

[الشمس:8، 9، 10]

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو آدم علیہ السلام کی اولاد اور مساوات کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ [الحجرات:13]

......مغرب کا تصورِ آزادی:

مغرب نے درحقیقت انسان کو آزادی اظہار کے نام پر فریب دیا ہے، جس کا مطلب مذہب اور خدا سے آزادی ہے۔ جسے دنیا کے لوگ غلامی سے چھٹکارا اور اپنے حقوق حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، حقیقت میں وہ احکامِ الٰہی اور حدود اللہ سے فرار اور مذہب کے حلال وحرام سے مطلق آزادی حاصل کا دلفریب نعرہ ہے۔ کیونکہ مغربی مفکرین مذہبی بالادستی کے خلاف ہیں، جس پر اُن کے تحریریں شاہد ہیں۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ [المؤمنون:115]

تصویر کا فتنہ

شیطان ازل سے ابد تک انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ شاطر بھی اور بڑا عیار بھی ہے، جو انسان کو مختلف حیلے وبہانوں سے گناہ پر اکساتا ہے۔ قومِ نوح کے نیک لوگ کا تخیل اور یاد کو ذہن میں بٹھا کر مجسمہ سازی کا آغاز بھی اسی قبیل سے ہوا، پھر رفتہ رفتہ قبر پرستی اور مجاوری کے ذریعے شرک کا فتنہ عام ہوا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ کو بھی شیطان نے مزین بنا کر پیش کیا اور اسے بھی انسانوں نے قبول کرلیا۔ جس کی سزا آج ہم بھگت رہے۔

......تصویر کشی پر وعید:

قرآن وحدیث میں تصویر کشی کی حرمت بالکل واضح ہے، کتب احادیث میں کتاب اللباس میں تفصیلی احکام موجود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں، جس سے تصویر کی قباحتوں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل سطور میں نقل کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات دو قسم کی ہے۔

1...... جاندار مخلوقات؛ جن میں انسان، جن، فرشتے اور حیوانات شامل ہیں۔

2...... بے جان مخلوقات؛ جن میں جانداروں کے علاوہ دنیا کی باقی تمام اشیاء داخل ہیں۔

یاد رہے! اسلام نے صرف جانداروں کی تصویر بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ بے جان چیزوں کے نقشے اور تصویریں بنانا ممنوع نہیں۔ جن سے انسان بے شمار استعمال ہونے والی چیزیں بناتا چلا آیا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ))

[صحيح] سنن ابن ماجه:3650

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

صحيح البخاري:7557

☆...... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے وقت جب آپ بطحاء میں تھے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا:

((أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ، فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا))

[صحيح] سنن ابو داود:4156

...... عصر حاضر میں تصویر کشی کی جائز صورتیں:

دعوت اور تبلیغِ دین، حج وعمرہ اور سرکاری کاغذات، اسناد، مستقل ریکارڈ کے لیے یا سیکورٹی کے پیش نظر، تصویر کا جواز ہے اور اسی طرح تعلیم کی خاطر بھی تصویر یا فوٹوگرافی کی علماء نے اجازت دی ہے، جس طرح کہ آن لائن تعلیم وتدریس کا طریقہ متعارف ہوگیا ہے اور اس میں بہت ساری چیزیں ویڈیو کی شکل میں دکھانا ضروری ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں صحیح البخاری کی ایک جامع حدیث ملاحظہ فرمائیں:

☆...... سیدنا سعید بن ابو الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، اور اُس نے کہا: اے ابو عباس!

((إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً ، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا))

یہ سن کر اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((وَيْحَكَ ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ))

صحيح البخاری:2225

اختلاف وانتشار کا فتنہ

فساد وانتشار اور جنگ وجدال کا بازار گرم تھا کہ تیئس سال کے قلیل عرصہ میں رسول رحمت ﷺ نے ایسا پر امن معاشرہ قائم کیا، جس کے اثرات سے چار دانگ عالم فیض یاب ہوا۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی حکمت بالغہ ہی تھی کہ سرزمین عرب ہی نہیں بلکہ ہر قوم ونسل کے لوگوں کو اخوت ومحبت میں پرو دیا۔ داخلی اور خارجی، تمام قسم کے انتشار کا خاتمہ فرما کر ہمیشہ کے لیے امن وسکون کو نافذ فرما دیا۔

کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق، فتنہ انگیزی، افراتفری اور قتل وغارت گری کا نام انتشار وفتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے درج ذیل فساد فی الارض کی چند صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

1......داخلی فساد وانتشار

2......خارجی فساد وانتشار

......داخلی انتشار کے فتنے کی صورتیں:

داخلی اختلافات اور بدامنی کی مزید چند صورتیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

1......فرقہ واریت اور عصبیت کا فساد واختلاف

2......عائلی، لسانی اور علاقائی اختلاف وانتشار

3......خارجی نظریات وتصورات کا انتشار

4......حدود اللہ یا احکام الٰہیہ سے انحراف اور دین سے بیزاری کا فتنہ

5......اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت اور خروج کا فساد وانتشار

اس فتنہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد رکھیں:

﴿وَمَا تَفَرَّقُوْا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَائَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُم﴾ [الشوریٰ:14]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کتاب اللہ کو تھامنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے اور آپس کے اختلافات اور فساد فی الارض سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [اٰل عمران:103]

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے بہت سارے فتنوں کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ فتنہ احلاس کا بھی ذکر فرمایا، تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فتنہ احلاس کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ))

☆......پھر اس کے بعد مزید اختلاف اور باہمی خانہ جنگی کے متعلق ارشاد فرمایا:

((ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً))

[صحیح] سنن ابوداود:4242

☆......فتنوں کی وجہ سے جب اتحاد اور اخوت کا جنازہ نکل جائے تو ہر فرقہ اور مسلک والا خود کو حق پر اور دوسرے کو باطل پر تصور کرتا ہے، یہی سوچ اختلاف، انتشار اور بغض وحسد کو ہوا دیتی ہے۔

اس طرز عمل سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ [الروم:32]

......خارجی انتشار وفساد کی صورتیں:

کسی مسلم معاشرہ یا قوم کو بیرونی فساد اور مسائل کا اندیشہ لاحق ہو، اِسے خارجی انتشار کہا جاتا ہے۔ جس کی درج ذیل چند اہم صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

1...... مستشرقین کا فساد وانتشار

2......استعماری اور سامراجی طاقتوں کا فتنہ وفساد

3......عالمگیر فسادات اور انتشار

☆......فرعون اور اس کی قوم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے خلاف استعماری طاقت کا استعمال کیا تھا۔ جس سے اُس نے حق کو دبانے کی سرتوڑ کوشش کی اور اہل حق کا قتل عام کیا۔ جس کے بارے قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے۔

﴿اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

هُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَ هُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ [القصص:04]

......اختلافات اور انتشار کے فتنے کا علاج:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فتنوں سے بچنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے تین بڑے احکام دیے ہیں، اگر امت مسلمہ ان احکام پر عمل پیرا ہو جائے تو وہ ضرور راہ نجات پر گامزن ہو گی۔

1......غیر مشروط طریقے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا

2......آپس کے نزاعات اور اختلافی مسائل کو ہوا نہ دینا اور ہر ممکن حد تک اتفاق کے لیے کوشش کرنا

3......شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر و ہمت سے کام لینا اور جلدی بازی کو ترک کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [الانفال:46]

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03424449009	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009
	03017138746	03034125519

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com